عورت کا مقام... اسلام کی نظر میں

حافظ فلک شیر (بھوپال والا)

مجھے آج جس احساس نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے وہ آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں عورتوں کی بے حرمتی، عزتوں کی پامالی، ان کی چادر کا تار تار کیا جانا۔ آج کے معاشرے میں نظر دوڑا کر جب میں دیکھتا ہوں تو آج سے چودہ سو سال پہلے کا جاہلیت کا منظر دکھائی دیتا ہے کیونکہ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اسلام سے پہلے کا دور آج سے مختلف نہیں تھا۔ اگر میں یہ کہوں تو بجا ہوگا کہ آج بے حیائی وفحاشی پہلے سے زیادہ گھناؤنی ہے۔ ان حالات کو بدلنے کیلئے پاکیزہ اور صاف ستھرا معاشرہ تشکیل دینے کیلئے ہمیں اپنے کردار کو بدلنا ہے کیونکہ شاعر نے کہا ہے:

حالات کا ماتم لا حاصل
حالات نے کس کا ساتھ دیا
تم خود کو تو بدل کر دیکھو
حالات بدلتے جائیں گے

میں تو یہ کہوں گا کہ کسی معاشرے کو بگاڑنے اور بنانے کا سارا کریڈٹ ایک عورت کو جاتا ہے۔ عورت اگر درست ہے تو ایک پورا خاندان سنور جاتا ہے۔ نپولین نے کہا تھا کہ تم مجھے ایک تعلیم یافتہ ماں دو میں تمہیں ایک تعلیم یافتہ قوم دوں گا۔ اگر غیر مسلم یہ دعویٰ کرتا ہے تو ہمیں اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ کر اسلام کا بھولا ہوا سبق یاد کر کے ثابت کرنا ہے کہ جو ہمیں بازاروں میں لانا چاہتے ہیں، ہماری عزتوں سے کھیلنا چاہتے ہیں، ہم نے اپنی پہچان کر لی ہے ہم نے رجوع الی اللہ کر لیا ہے۔ جو آج فحاشی اور بے حیائی پھیل رہی ہے یہ سارے کا سارا عورت کا کیا دھرا ہے۔ شاید کہ اس نے اپنے عورت ہونے کے لفظ پر کبھی غور ہی نہیں کیا تو آیئے دیکھتے ہیں کہ ''عورت'' کا لفظ اپنے اندر کیا سموئے ہوئے ہے اور اسلام عورت سے کیا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے رب سے توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرنا ہے اس کے سوا نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

''عورت'' اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے جس کو کبھی لفظ ''ستر'' اور کبھی ''پردے'' کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگر اردو زبان میں عورت کا مطلب دیکھا جائے تو صنف اناث کیلئے بولا جاتا ہے۔ مگر عربی میں اس کے ایک معنی خلل اور خطرے کی جگہ کے ہیں اور اس چیز کیلئے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے جس کا کھل جانا آدمی کیلئے باعث شرم ہو یا جس کا ظاہر ہونا اس کو ناگوار ہو نیز اس معنی میں بھی یہ مستعمل ہے کہ کوئی چیز غیر محفوظ ہو۔ یہ سب معنی باہم قریبی مناسبت رکھتے ہیں۔ (تفہیم القرآن ۳/۴۲۱ حاشیہ ۸۸)

اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ عورت کا مطلب ہی پردہ ہے یعنی چھپائی جانے والی چیز یا ایسی چیز جس کو چھپا کر رکھا جائے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کیا احکام دیئے ہیں اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ابتداء آفرینش سے ہی لباس پہننے کا حکم دیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواتکم وریشا (الاعراف:۲۶)

ترجمہ: اے اولاد آدم اللہ نے تم پر لباس اسی لئے اتارا ہے کہ تمہارے جسموں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے موجب زینت ہو۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قابل شرم حصوں کو ڈھانکنے کا حکم دیا ہے۔ صرف عورت پر نہیں بلکہ مرد پر بھی فرض کر دیا ہے۔ آج کے پرفتن دور کا تجزیہ کیا جائے تو بے حیائی کے پھیلنے کے اسباب بنیادی طور پر لباس، پردے کے بغیر پھرنا اور مخلوط مجالس ہیں۔ لباس ایک ایسا مضبوط ہتھیار ہے اگر اس میں ذرا سی غفلت برتی جائے تو یہ انسان کو بربادی کے دہانے پر لے جاتی ہے۔ اسلام کی نظر میں بے لباس ہونے والے فرد کو بہت ناپسند کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خدا کی قسم میں آسمان سے پھینکا جاؤں اور میرے دو ٹکڑے ہو جائیں یہ میرے لئے زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ میں کسی پوشیدہ مقام کو دیکھوں یا کوئی میرے پوشیدہ مقام کو دیکھے۔ (المبسوط کتاب الاستحسان)

یہاں ستر کے متعلق بات ہو رہی ہے تو یہ واضح کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ مردوں کے ستر کے بارے میں نبی ﷺ کی زبانی بیان کروں کہ مردوں اور عورتوں کے ستر کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا:

لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا لمراۃ الی عورۃ المراۃ (مسلم، باب تحریم النظر الی العورات)

ترجمہ: کوئی مرد کسی مرد اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔

مردوں کو خاص کرتے ہوئے فرمایا:

جو گھٹنے کے اوپر ہے وہ چھپانے کے لائق ہے اور جو ناف کے نیچے ہے وہ چھپانے کے لائق ہے۔(دار قطنی)

عورتوں کیلئے ستر کی حدود

عورتوں کیلئے ستر کی حدود اس سے زیادہ وسیع رکھی گئی ہیں۔ان کو یہ حکم دیا گیا کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کے سوا تمام جسم کو تمام لوگوں سے چھپائیں۔اس حکم میں باپ، بھائی اور تمام رشتہ دار مرد شامل ہیں اور شوہر کے سوا کوئی مرد اس سے مستثنیٰ نہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کہ کسی عورت کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے زیادہ کھولے، یہ کہہ کر آپ نے اپنی کلائی کے نصف حصہ پر ہاتھ رکھا۔(ابن جریر)

ابن جریر کی ہی دوسری روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کیلئے جائز نہیں کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس کے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی کلائی پر ہاتھ اس طرح رکھا کہ آپ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ تھی۔

نبی ﷺ نے عورت کے متعلق فرمایا کہ اس کے چہرے اور ہاتھ کے سوا سارا جسم ستر میں شامل ہے۔یعنی اس کو چھپانا عورت پر فرض ہے۔اس سے بڑھ کر شرم وحیا کیا ہو سکتی ہے کہ تنہائی میں بھی عریاں رہنا اسلام کو گوارا نہیں

اسلام کی نگاہ میں وہ لباس درحقیقت لباس ہی نہیں جس سے بدن جھلکے اور ستر نمایاں ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں اور دوسروں کو رجھائیں اور خود دوسروں پر رجھیں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی بو پائیں گی (مسلم باب النساء الکاسیات العاریات)

ایک بار نبی ﷺ کے پاس مصری بنی ہوئی باریک ململ آئی۔آپؐ نے اس سے کچھ حصہ پھاڑ کر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا اس میں سے ایک حصہ پھاڑ کر تم اپنا کرتا بنا لو اور ایک حصہ اپنی بیوی کو دوپٹہ بنانے کیلئے دے دو۔مگر ان سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لیں تا کہ جسم کی ساخت اندر سے نہ جھلکے (ابوداؤد)

یہ حدیث آج کے دور کی مسلمان خواتین کو جھنجوڑنے کیلئے کافی ہے کہ وہ دین اسلام جس نے ہمیں طریقہ حیات سکھایا اس کو آج ہم کس قدر پامال کر رہے ہیں۔کہیں آج کی بیٹی، بہن، ماں، بہو جالی دوپٹے میں جو صرف نام کا ہے گلے میں ڈالے بڑے فخر سے بازار کا چکر لگاتی ہیں کیا ہاف بازوؤں والی شرٹ سے نبی ﷺ کی روح کو تکلیف نہیں ہوگی کیا جب عورتیں ٹی۔وی اور ریڈیو سینما گھروں میں جاتی ہیں تب آپ ﷺ کی روح تڑپ نہ اٹھتی ہوگی جنہوں نے عورت کیلئے یہ فرمایا:

المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان

کہ عورت چھپا کے رکھنے کی چیز ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تانکتا جھانکتا رہتا ہے۔

قارئین! اگر واقعی ہمیں اپنے نبی ﷺ سے محبت ہے تو ہمیں ان کے بتائے ہوئے راستے کو اپنانا ہوگا۔ کیونکہ یہ آج کل عام شیطانی ہتھکنڈے ہیں کہ پردہ کرنے والوں کو لوگ زیادہ گھورتے ہیں۔میرا ان افراد سے سوال ہے کہ ایک ایسا کھانا جس میں بہت تیز قسم کی خوشبو آرہی ہو اور ڈھانپے بغیر ہو اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کو دل کرے گا یا اس کھانے کی طرف جو کسی بند ڈھکن والے برتن میں پڑا ہوا اور اوپر سے دسترخوان سے ڈھکا ہوا بھی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قیامت کے نزدیک ہر دین پر چلنے والے کو اجنبی تصور کیا جائے گا اور لوگ انگلیاں اٹھائیں گے لیکن میرے نزدیک وہ شخص سب سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

آج کی بے چینی، بے سکونی، زناکاری کی پہلی وجہ لباس کا اترنا ہی ہے آج کی عورت نے چادر تو کیا شلوار، قمیص کو چھوڑ کر مردوں کا لباس وہ بھی مغربی لباس پہننے میں عزت سمجھی لیکن ایسے افراد کیلئے اللہ کے نبیؐ کا فرمان ہے:

لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

جو اللہ کے نبی ﷺ کی لعنت کا مستحق ہو گیا وہ پھر کہاں سے رحمت کا امیدوار اور طلب گار ہو سکتا ہے۔ہمیں اس حدیث سے سبق ملتا ہے کہ عورتوں کو یہ روش چھوڑ کر نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنا چاہیے۔

لباس کے معاملے کے علاوہ ہر اس روش سے جو دوسری قوم سے ملتی ہو ہمارے نبی ﷺ ہمیں منع فرماتے ہیں۔اس کیلئے یہ حدیث چونکا دینے والی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

من تشبه بقوم فهو منهم (احمد، ابوداؤد)

ترجمہ: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ ان ہی میں سے ہے۔

لیکن اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ نے بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے لیکن اس کیلئے بھی حدود

رکھی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق (الاعراف:۳۲)

اسی آیت کو خوب روشن کرتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

ان الله جمیل ویحب الجمال (مسلم، مسند احمد)

بے شک اللہ تعالیٰ خود بڑے جمیل ہیں اور جمال ان کو بڑا پسند ہے۔

یعنی ایک عورت اپنے شوہر کیلئے بن سنور سکتی ہے کیونکہ یہ شوہر کا بیوی پر حق ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی عورت کے حسن کو دیکھو تو اپنی بیوی کے پاس آجاؤ۔

اسلام ایک عورت کو زینت یا بناؤ سنگھار کا حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی زینت شوہر کیلئے تو خاص طور پر کرے لیکن اگر شوہر کے علاوہ باپ، سسر، بیٹے، بھائی، بھتیجے اور بھانجے کے سامنے بھی زینت کر کے آسکتی ہے۔ اگر آج کی عورت مندرجہ بالا اشخاص کے بجائے دکھاوے کیلئے تیار ہو کر باہر نکلتی محفلوں میں جاتی ہے خود دوسروں کو دعوت نظارہ پر مجبور کرتی ہے تو اس کیلئے اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

اجنبیوں میں زینت کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والی عورت ایسی ہے جیسے روز قیامت کی تاریکی میں اس کیلئے کوئی نور نہیں۔

تو اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ستر چھپانے کے بعد کیا حکم فرماتے ہیں۔ اب پردہ کرنے کا حکم ہے تاکہ عورت پوری کی پوری محفوظ ہو جائے اس کو کوئی گندی نظر سے دیکھنا بھی چاہئے تو نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ستر، مرد و عورت دونوں کو چھپانے کا حکم دیا ہے۔

اس لئے اب پردے کے بارے میں بھی مردوں کو پہلے روکا اور عورتوں کو بعد میں۔

اے نبی ﷺ مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور عصمت وعفت کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے زیادہ پاکیزگی کا طریقہ ہے۔ یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہو کہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو خود ظاہر ہو جائے اور وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بُکل مار لیا کریں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے، یعنی شوہر، باپ، سسر، بیٹے، سوتیلے بیٹے، بھانجے، اپنی عورتیں، اپنے غلام، وہ خدمتگار مرد جو عورتوں سے مطلب نہیں رکھتے۔ وہ لڑکے بھی جو ابھی عورتوں کی پردہ کی باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے ہیں۔ وہ چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ مارتی چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا اظہار ہو (سورۃ النور:۳۰۔۳۱)

دوسرا حکم پردے کے بارے میں

اے نبی ﷺ کی بیویو! تم کچھ عام عورتوں کی طرح تو ہو نہیں، اگر تمہیں پرہیزگاری منظور ہے تو دبی زبان سے بات نہ کرو، کہ جس شخص کے دل میں کوئی خرابی ہے وہ تم سے کچھ توقعات وابستہ نہ کر لے۔ بات سیدھی سیدھی کرو اور اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔ (سورۃ الاحزاب:۳۲،۳۳)

تیسرا، اور آخری حکم

اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں اس سے توقع کی جاتی ہے کہ نہ پہچانی جائیں گی اور نہ ان کو ستایا جائے گا (الاحزاب:۹۵)

ان آیات پر غور کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مردوں کو تو صرف اتنی تاکید کی گئی ہے کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور فواحش سے اپنے اخلاق کی حفاظت کریں۔ مگر عورتوں کو مردوں کی طرح ان دونوں چیزوں کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ اور معاشرت اور برتاؤ کے بارے میں چند مزید ہدایتیں بھی دی گئی ہیں۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان کے اخلاق کی حفاظت کیلئے صرف غَضِ بَصَر اور حفظ فروج کی کوشش ہی کافی نہیں ہے بلکہ کچھ اور ضوابط کی بھی ضرورت ہے۔ اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ ان ہدایات کو نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے اسلامی معاشرت میں کس طرح نافذ کیا ہے (پردہ:۲۹۵)

غَضِ بَصَر

سب سے پہلا حکم جو مردوں اور عورتوں کو دیا گیا ہے وہ یہ کہ نگاہیں نیچی رکھیں۔ اس حکم الٰہی کا اصلی مقصد یہ ہے کہ اجنبی عورتوں کے حسن اور ان کی زینت کی دید سے لذت اندوز ہونا مردوں کیلئے اور اجنبی مردوں کو مطمع نظر بنانا عورتوں کیلئے فتنے کا موجب ہے فساد کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس دروازے کو بند کیا گیا ہے۔ شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے البتہ جو چیز ممنوع ہے وہ یہ ہے کہ ایک نگاہ میں جہاں تم کو حسن محسوس ہو وہاں دوبارہ نظر دوڑاؤ اور اس کو گھورنے کی کوشش کرو۔

نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی اجنبی عورت کے محاسن پر شہوت کی نظر ڈالے گا، قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا (تکملہ فتح القدیر)

حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ نظر پھیر لو (ابوداؤد، باب ما یومر بہ من غض البصر)

جس طرح مردوں کے بارے میں نظر بچانے کا حکم نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح عورتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی۔ حدیث میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ اور حضرت میمونہؓ آنحضرت کے پاس بیٹھی تھیں اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے۔ حضورؐ نے فرمایا ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا، کیا یہ نابینا نہیں؟ نہ وہ ہم کو دیکھیں گے، نہ ہمیں پہچانیں گے، حضور ﷺ نے جواب دیا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتی ہو؟ (ترمذی باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال)

چہرے کا حکم

اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں اس تدبیر سے یہ بات زیادہ متوقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور انہیں ستایا نہ جائے گا (سورۃ الاحزاب)

یہ آیت خاص چہرے کو چھپانے کیلئے ہے قرآن مجید کے تمام مفسرین نے اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت سے نکلیں تو اوپر سے اپنی چادروں کے دامن لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانک لیا کریں (تفسیر ابن جریر: ۲۲/۲۹)

امام محمد بن سیرین نے حضرت عبیدہ بن سفیان بن الحارث الحضرمی سے دریافت کیا اس حکم پر عمل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے چادر اوڑھ کر بتایا اور اپنی پیشانی اور ناک اور ایک آنکھ کو چھپا کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی (تفسیر ابن جریر حوالہ مذکورہ، احکام القرآن ۳/۴۵۷)

المختصر

جو شخص آیت قرآنی کے الفاظ، اور ان کی مقبول عام اور متفق علیہ تفسیر اور عہد نبویؐ کے تعامل کو دیکھے گا اس کیلئے اس حقیقت سے انکار کی مجال نہیں رہے گی کہ شریعت اسلامیہ میں عورت کے لئے چہرے کو مستور رکھنے کا حکم ہے اور اس پر خود نبی ﷺ کے زمانے سے عمل کیا جارہا ہے۔ نقاب اگر لفظاً نہیں تو معنی وحقیقۃً خود قرآن عظیم کی تجویز کردہ چیز ہے جس ذات اقدس پر قرآن نازل ہوا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے خواتین اسلام نے اس چیز کو اپنے خارج البیت لباس کا جزو بنایا تھا اور اس زمانے میں بھی اس چیز کا نام ''نقاب'' ہی تھا۔

جی ہاں یہ ''وہی نقاب'' (Veil) ہے جس کو یورپ انتہا درجہ کی مکروہ اور گھناؤنی چیز سمجھتا ہے جس کا محض تصور ہی فرنگی ضمیر پر ایک بار گراں ہے۔ جس کو ظلم اور تنگ خیالی اور وحشت کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ وہی چیز ہے کہ جس کا نام کسی مشرقی قوم کی جہالت اور تمدنی پسماندگی کے ذکر میں سب سے پہلے لیا جاتا ہے اور جب یہ بیان کرنا ہوتا ہے کہ کوئی مشرقی قوم تمدن وتہذیب میں ترقی کررہی ہے تو سب سے پہلے جس بات کا ذکر بڑے انشراح وانبساط کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ اس قوم سے ''نقاب'' رخصت ہوگیا ہے۔ اب شرم سے سر جھکا لیجئے کہ یہ چیز بعد کی ایجاد نہیں، خود قرآن نے اس کو ایجاد کیا ہے اور محمد ﷺ اس کو رائج کرگئے ہیں مگر صرف سر جھکا لینے سے کام نہ چلے گا۔ شترمرغ اگر شکاری کو دیکھ کر ریت میں سر چھپالے تو شکار کا وجود باطل نہیں ہوجاتا ہے۔ آپ اپنا سر جھکائیں گے تو سر ضرور جھک جائے گا مگر قرآن کی نہ آیت مٹے گی نہ تاریخ سے ثابت شدہ واقعات محو ہوجائیں گے تاویلات سے اس پر پردہ ڈالیں گے تو یہ ''شرم کا داغ'' اور زیادہ چمک اٹھے گا۔ جو شخص اسلامی قانون کے مقاصد کو سمجھتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ عقل عام بھی رکھتا ہے۔ اس کیلئے یہ سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ عورتوں کو کھلے چہروں کے ساتھ باہر پھرنے کی اجازت دینا ان مقاصد کے بالکل خلاف ہے جن کو اسلام اس قدر اہمیت دیتا ہے ایک انسان کو دوسرے انسان سے جو چیز متاثر کرتی ہے وہ اس کا چہرہ ہی تو ہے۔ انسان کی خلقی و پیدائشی زینت، یا دوسرے الفاظ میں انسانی حسن کا سب سے بڑا مظہر چہرہ ہے۔ نگاہوں کو سب سے زیادہ وہی کھینچتا ہے جذبات کو سب سے زیادہ وہی اپیل کرتا ہے منفی جذبات کا سب سے زیادہ قوی ایجنٹ وہی ہے خود اپنے دل کو ٹٹولئے اپنی آنکھوں سے فتویٰ طلب کیجئے تو یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ منفی تحریک میں جسم کی ساری زینتوں سے زیادہ حصہ اس فطری زینت کا ہے جو اللہ نے چہرے کی ساخت میں رکھی ہے (ماخذ پردہ: ۳۲۰ تا ۳۲۵)

اس ساری تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام پہلے عورت کو مستور ہونے پھر ستر چھپانے کا پھر نقاب یا پردہ کا حکم دیتا ہے۔ کہ اس میں عورت کی عزت ہے اسی میں اس کی پاکبازی پوشیدہ ہے اسی سے بے حیائی کا منہ بند ہوجاتا ہے۔

آیئے اپنے رب کی طرف پلٹتے ہیں جو گناہوں پر معافی مانگنے سے اس کی طرف رجوع کرنے سے خوش ہوجاتا ہے اور گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے باپردہ زندگی میں نور ہی نور ہے۔

سوچنے پر بھی نیکی کا صلہ دیتا ہے
ہو ندامت تو گناہوں کو مٹا دیتا ہے
ہم جو گھبرا کے پلٹ آتے ہیں اس کی جانب
وہ مہرباں ہے کہ سینے سے لگا لیتا ہے

آخر میں صرف یہ کہتا ہوں زبان شاعر

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات